بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتن آفاق

سینیٹ آف امریکہ کی ملعون قرارداد

بیت المقدس کو اسرائیل کا دارالحکومت قرار دیا جائے

یہودی فکر اور یہودی مقاصد کے علمبردار، یہودی اہداف کے سب سے بڑے آلۂ کار امریکی سرکار کے سب سے بڑے ادارے سینیٹ نے تمام عالمِ اسلام کی ناراضگی، نفرت، ہیجان اور شدید احتجاج کے علی الرغم بیت المقدس کو اسرائیل کا دارالحکومت قرار دینے کی ملعون قرارداد منظور کر لی۔ دنیا بھر کی یہودی لابی اور بعض کج فہم، مرعوب اور نادان سیاست دان اسے اسرائیل کی اہم کامیابی اور سیاسی فتح قرار دے رہے ہیں۔ جب کہ بظاہر یہودیت کو اپنے بہت سے مقاصد میں توقع سے زائد کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں۔ اُس کے بہت سے ایسے منصوبے بھی بروئے کار آ رہے ہیں جن کے بارے میں نہ صرف عرب اور تمام مسلمان بلکہ خود یہودی بھی کچھ عرصہ پیشتر اس کا تصور تک کرنے سے قاصر تھے۔ پہلے اسرائیل کی ریاست عالمِ عربی کے قلب وجگر اور اس کے بہترین و مقدس مقامات کے عین وسط میں قائم ہوئی جو عربوں اور مسلمانوں کے سینہ پہ کابوس بن کر مسلط ہو گئی جس نے بڑھتے بڑھتے ۵ رجون ۶۷ء کو عالمِ عربی کی سب سے بڑی فوجی طاقت کی قوتِ ارادی اور قوتِ مدافعت کو نقصان پہنچایا اور غالب آ گئی۔ بیت المقدس — عالمِ اسلام کا قبلہ اول — مسلمانوں سے چھین لیا گیا مسجدِ اقصیٰ میں اذانوں کی آوازیں اور نغمہ ہائے توحید خاموش کر دیے گئے فلسطین کی مقدس سرزمین جہاں آج بھی کم و بیش ایک لاکھ انبیاء کرام کے سانسوں کی مہک موجود ہے۔ بدطینت یہودیوں کی شکارگاہ بن گئی۔ صحرائے سینا جو یہودی قوم کے لئے وادی تیہ تھا وہاں اسرائیل بربریت کا ننگا ناچ، ناچ رہا ہے — اور اب پورے عالمِ عربی پر قبضہ جمانے اور حجاز کے مقدس مقامات کی طرف بڑھنے کے خواب دیکھ رہا ہے جس کا حکم دنیا کے تمام صدرِ مملکت سربراہانِ حکومت اور وزراء پر چلے گا۔ امریکی سینیٹ کی حالیہ مذموم قرارداد ایسے ہی ناپاک عزائم کی عملی تکمیل کا نکتۂ آغاز ہے۔ ولانعلہا اللہ۔

سقوطِ بیت المقدس سے لے کر اب تک مسلسل اسرائیلی جارحیت، فلسطینیوں پر بہیمانہ مظالم، سقوطِ ڈھاکہ، پاکستان میں فسطائیت اور فسطائی نظام کا قیام، کشمیری مسلمانوں پر بے پناہ وحشیانہ مظالم، افغانستان

میں روسی اژدہا کی انسانیت سوز کارروائیاں آذربائی جان اور مختلف روسی ریاستوں میں روسی فوجوں کی بہیمیت و درندگی اور بیت المقدس کو اسرائیلی دارالحکومت قرار دینے کی حالیہ امریکی قرارداد تک درحقیقت یہ قدرت کی طرف سے پوری مسلم امت کے لئے تنبیہ و انذار کے تازیانے ہیں جو ہم سب کو بیدار ہونے کی دعوت دے رہے ہیں۔ اور تکوینی طور پہ مسلمانوں میں جہاد و حریت اور بیداری کی ایک تحریک ہے کہ اسلام زندہ و تابندہ ہے۔ امت بھی وہی ہے اس کا پیغام بھی وہی، قرآن بھی وہی ایمان بھی وہی۔ یہ حوادث و انقلابات، یہ جہاد و قربانی، یہ عروج و زوال، یہ نشیب و فراز قدرتی تجربات ہیں جن سے دنیا کی زندہ اور بیدار قومیں ہمیشہ گذرتی رہتی ہیں یہ وہ آزمائشیں اور امتحانات ہیں جن سے کھرے کھوٹے کا فرق معلوم ہوتا ہے اور قوم کی پختگی کا اندازہ ہوتا ہے۔

یہ بھی سچ ہے کہ تلاطم میں گھری ہے کشتی
یہ بھی سچ ہے کہ بس اب دور کنارا بھی نہیں

یہ مذمتی قراردادیں پاس کرنے، زبانی احتجاج اور اخباری بیانات داغنے اور چند آنسو بہا کر جی چھوڑ دینے کے مواقع نہیں ہیں۔ یہ عزائم کو تازہ اور امنگوں کو بیدار کرنے کا وقت ہے۔

اگر ہم خودکشی کا عزم صمیم کر کے نہیں بیٹھ گئے تو ہمیں اپنی تمام کوتاہیوں کی تلافی کے لئے کمربستہ ہونا پڑے گا اور رکھئے! اسرائیلی، امریکی اور یہودی سامراجیت کا سیلاب از خود کسی حد پر رکنے والا نہیں ہے جب تک کہ عالم اسلام اس پہ یہ ثابت نہ کر دے کہ مسلمان ایک ایسی چٹان ہیں جس سے ٹکرانا اپنے آپ کو پاش پاش کرنے کے مترادف ہے۔ بیان و عو... دھمکیوں، احتجاجی قراردادوں اور اخباری مذمتوں کا نہیں، عمل اور بھرپور اقدام کا وقت ہے۔ اگر اب بھی ہمیں ہوش نہ آیا تو انجام بڑا ہولناک ہوگا۔ آج بیت المقدس کو یہودیت کا دارالحکومت قرار دینے کی قراردادیں منظور ہو رہی ہیں کل قاہرہ، دمشق، بغداد اور حجازِ مقدس کا رخ کیا جائے گا۔ اور خدا نہ کرے کہ پھر عالم اسلام کا کوئی گوشہ اس قہرِ الٰہی سے مامون نہ رہ سکے۔

یہودیت کا تاریخی کردار عملی تصویر اور امریکہ ایک یہودی کالونی

امریکہ نے روزِ اول سے صیہونیت کے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے ہمیشہ ڈھٹائی، منافقت، خودغرضی اور بے حیائی کا شرمناک کردار ادا کیا ہے چنانچہ حالیہ امریکی قرارداد اسی سلسلۂ مذموم کی ایک کڑی ہے لہٰذا اس تمامتر پس منظر کی روشنی میں عالم اسلام کو اپنی پالیسی پر نظرثانی کرنی ہوگی۔

مسلمان مجاہدین کو صرف اسرائیل ہی سے نہیں عالمی سامراجیت کے علمبردار امریکہ سے لڑنا ہوگا۔ امریکی سینٹ

کی جارحیت کی مذمت زبانی احتجاج سے نہیں سنگینوں کی نوک سے کرنی ہوگی۔ اس قرارداد سے پوری دنیا پر یہ واضح ہوگیا ہے کہ امریکہ اپنی عالمی قوتوں سمیت مٹھی بھر یہودیوں کی ایک کالونی ہے۔ اپنے طور پر نہ اس کے اصول ہیں نہ قوانین، نہ ضمیر ہے اور نہ کسی آزادانہ فیصلہ کا اختیار۔

امریکہ اگر اپنے مذموم، قابلِ نفرین بدترین منافقانہ رول اور ملعون تجاویز پر نظرثانی نہیں کرسکتا۔ پھر مسلمانوں کو تو اب اپنے ازلی دشمن (بشمول مغربی اقوام) کے ساتھ اپنے روابط تعلقات اور توقعات میں محتاط روش اختیار کرنی چاہئے۔

یہاں پر یہ حقیقت بھی ملحوظ رہے کہ یہودیت کا مکمل تاریخی کردار اور پوری علمی تصویر کینہ پروری، دنائت اور حقارت کی تصویر ہے۔ جس میں انسانیت سے قدیم بغض وعداوت، یہودی نسل کے تقدس پر ایمان، اسرائیلی خون کی عظمت و پوجا، دنیائے انسانیت کے تمام نسلوں کی نااہلیت، شر و فساد، تشدد و دہشت انگیزی کے رنگ بھرے ہوتے ہیں۔ یہی وہ دماغ اور خفیہ ہاتھ ہے جو ہر بغاوت، انقلاب، سازش، تخریبی نظریات، تباہ کن فلسفوں، بے چینی واضطراب، انارکی اور ہر طرح کے اقتصادی سیاسی اجتماعی اور اخلاقی بحرانوں کے پیچھے کام کررہا ہے۔ ایک معروف یہودی مفکر ڈاکٹر آسکر لیوی نے یہودیوں کے اس مکروہ ترین کردار پر فخر کے ساتھ روشنی ڈالتے ہوئے پوری قوم کی صحیح تصویر کشی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"ہم ہی دنیا کے حاکم اور مفسد ہیں ہم ہی تمام فتنوں کو ہوا دیتے ہیں ہم ہی جلاد ہیں"

بیت المقدس کو اسرائیل کا دارالحکومت قرار دینے کی تحریک و تجویز بھی یہودی شرانگیزی اور فتنہ سامانی کی ایک کڑی ہے اور دنیا جانتی ہے کہ امریکی سینٹ میں بجنے والی اس گھنٹی کی ڈور کا سرا کس کے ہاتھ میں ہے؟

کچھ لوگ جنہیں قوانین فطرت عادت اللہ اور یہودیت کی حقیقت سے شناسائی کم ہے امریکی سینٹ کی حالیہ قرارداد کو اسرائیل اور یہودیت کی فتح عظیم سمجھ کر اسلام کے مستقبل سے مایوس ہوکر بیٹھنے لگے ہیں حالانکہ اسلامی اور دینی نقطہ نظر سے اس میں مایوسی اور اسلام کے مستقبل کے بارے میں یاس وقنوط کی کوئی بات یا وجہ جواز نہیں۔ یہودی جو خدا کی سنت، فطرت، قوانینِ قدرت اور ان اعلیٰ مقاصد کے ساتھ برسرِ جنگ ہیں جس کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ پوری کائنات پیدا کی ہے زیادہ دن تک اقتدار و تسلط اور فتح و کامرانی کے مزے نہیں لے سکیں گے۔ ان کی حمایت کے لئے امریکہ سمیت ہزاروں حکومتیں اٹھ کھڑی ہوں ان کے پاس وہ تمام شیطانی حربے اور جہنمی وسائل جمع ہوجائیں جو اب تک ایجاد ہوچکے ہیں جن میں یہودیوں کا بنیادی حصہ اور ان کا خاص فن اور موضوع ہے۔ غلبہ اور فتح ان شاء اللہ اہلِ حق اور انسانیت کے لئے عمومی اور ابدی پیغام لینے والی ملت ہی کا ہوگی۔ جس کی نظر میں ساری مخلوق خدا کا کنبہ ہے جو حق کے لئے ہر جگہ سینہ سپر ہوجاتی جس کا دامن فتنہ و فساد سے پاک ہے جو دنیا میں علو و فساد کے لئے نہیں حق اور عدل وانصاف کی علمبردار